ٹائی کا مسئلہ

شہزادہ اعلیٰحضرت حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ
مفتی محمد اختر رضا خان دامت برکاتہم العالیہ
قادری الازہری بریلوی

ادارہ معارفِ نعمانیہ لاہور

ٹائی کا مسئلہ

محمد اختر رضا خان قادری الازہری

ادارہ معارفِ نعمانیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ اشاعت نمبر 125

نام کتاب: ٹائی کا مسئلہ

تصنیف: شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا خان دامت برکاتہم العالیہ

ترتیب وتقدیم: مولانا محمد عبد الرحیم نشتر فاروقی بریلی شریف انڈیا

صفحات: 48

باراول: بریلی شریف انڈیا

باردوم: جولائی 2004ء بمطابق ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ

تعداد: 1100

صرف اشاعت: ادارہ معارف نعمانیہ لاہور

ہدیہ: دعائے خیر بحق معاونین

نوٹ: بیرون جات کے شائقین مطالعہ 12 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرما کر طلب فرمائیں۔

ملنے کا پتہ

ادارہ معارف نعمانیہ

323 شاد باغ لاہور

تقریظ جمیل

مبسملا وحامدا ومصلیا ومسلما

عزیز گرامی قدر مفتی اختر رضا خاں صاحب قادری برکاتی رضوی زید مجدہم قائم مقام حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان نے آج دن گذرکر شب میں اپنا ترتیب دیا ہوا ۲۱ رجز کا مطبوعہ رسالہ بنام ''ٹائی کا مسئلہ'' اس فقیر کو اس لئے دیا کہ میں اپنے تأثرات اس سلسلہ میں ظاہر کردوں۔

لہٰذا فقیر برکاتی نے اس رسالہ ہدایت قبالہ کو اپنے ٹوٹے پھوٹے علم کے مطابق لگ بھگ بالاستیعاب دیکھا اس مسئلہ پر عزیز موصوف زید مجدہم نے بڑے اچھے اور سلجھے ہوئے انداز میں تحقیق فرماتے ہوئے اس کے سارے پہلوؤں کو سامنے رکھ کر نہ صرف یہ کہ خود اپنی کاوش سے دلائل شرعی وفقہی کی روشنی میں حکم شرعی کو واضح فرمایا ہے بلکہ اس موضوع پر حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان اور ان کے والد ماجد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ فرمایا تھا اسے بھی ناظرین کے سامنے شرح وبسط سے بیان کردیا ہے خلاصہ تحریر یہ کہ عامہ مسلمین کے لئے اپنے موضوع پر یہ رسالہ اس قابل ہے کہ ہم سب اس میں جو احکام شرعیہ بیان فرمائے گئے ہیں۔ خدا توفیق دے تو ان پر سچے دل سے عمل کرتے ہوئے اپنی صورت وسیرت قول وفعل ظاہر وباطن، غرض اپنی زندگی کے ہر موڑ پر سچے پکے مسلمان بنیں اور یہود ونصاریٰ وغیرہ جملہ کفار ومشرکین ومرتدین، ومبتدعین کے ہر قول وفعل کو برا جانیں اور حتی الوسع خود اس سے دور ونفور رہیں اور اسی کی تعلیم وتلقین اپنے گھر والوں اعزہ واقارب کو بھی کریں۔

اس فتویٰ میں جو کچھ بھی احکام شرعیہ حضور فاضل بریلوی نیز حضور مفتی اعظم ہند نے ارشاد فرمائے اور ان کی تشریح وتفصیل فاضل مجیب علامہ ازہری زید مجدہم

نے اپنے الفاظ میں فرمائی یہ فقیر برکاتی بھی ان سب کی تصدیق کرتا ہے اور خلوص قلب سے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں ہمارے بزرگوں کے اسوۂ حسنہ پر قائم و دائم رکھے، آمین۔

هذا ماعندی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب.

فقیر قادری برکاتی حافظ سید مصطفےٰ حیدر
المعروف بحسن میاں القادری البرکاتی
سجادہ نشین درگاہ برکاتیہ، مارہرہ، ضلع ایٹہ، نزیل ممبئی
۱۲/۱۱/شعبہ ۱۴۱۲ھ

تقدیم

اسلام کے ازلی دشمنوں میں یہود و نصاریٰ کا نام سرفہرست آتا ہے، انھوں نے اسلام کی بیخ کنی کرنے اور اسے صفحۂ ہستی سے معدوم کردینے کے لیے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں ہونے دیا۔ اپنے اسی ناپاک جذبہ کے پیش نظر انھوں نے اسلام کا بڑا ہی گہرا مطالعہ کیا اور اخلاق و آداب، افعال و کردار، تہذیب و ثقافت، سیاست و معاشرت اور صنعت و حرفت غرض کہ اعتقادیات و اقتصادیات کے ہر موڑ پر اسلام کو نقصان پہنچانے اور اس کا اصلی چہرہ مسخ کرنے کی سعی مذموم کی ہے۔

کیوں کہ وہ یہودیت و نصرانیت کی ترویج و اشاعت کی راہ میں ''مذہب اسلام'' کو سب سے بڑی رکاوٹ تصور کرتے ہیں جبکہ ان کی یہ ابدی خواہش اور آخری کوشش رہی ہے کہ ساری دنیا یہودی و نصرانی ہوجائے۔

فتنہ انگیزی، خونریزی، تخریب کاری، عیاری و مکاری، دھوکہ بازی و غداری اور کردارکشی ان کا فطری وطیرہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن عظیم نے ان کی پرفریب کارستانیوں سے مسلمانوں کو خبردار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَهُوْدَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا۔ یعنی ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤگے'' [پارہ ۶، سورۂ مائدہ، آیت ۸۲]

نیز ایک دوسری جگہ یوں ارشاد ہوا:

''یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِیَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ۔ یعنی اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انھیں میں سے ہے'' [پارہ ۶، سورۂ مائدہ، آیت ۵۱]

ظاہر ہے کہ جس قوم کی ''شاطرانہ ذہنیت'' اور اسلام دشمنی کی شہادت خود قرآن دے رہا ہو وہ اپنے مقصد کی برآری کے لیے عیاری ومکاری کی کسی بھی حد تک جاسکتی ہے، تو ذرا سوچئے کہ جس مقصد کے حصول کے لیے اسے نہ معلوم کتنے پاپڑ بیلنے پڑے ہوں اگر وہ محض اس کی صدق بیانی کی وجہ سے فوت ہوتا نظر آئے تو وہاں اس کا اولیں فریضہ کذب بیانی ہوگا نہ کہ صدق بیانی؟۔

جیسا کہ ''ٹائی'' کی مذہبی حیثیت سے متعلق ایک سوال کے جواب میں چرچ آف انگلینڈ کے سکریٹری ڈاکٹر کرسٹوفر لیمب Christopher Lamb نے اپنے مذہبی ذمہ داروں کے حوالے سے لکھا ہے کہ:

"it does not have and never has had any theological or religious meaningat all. یعنی ٹائی کی کوئی دینی یا مذہبی حیثیت ہے نہ کبھی تھی.[1]"

ظاہر ہے کہ یہ اس کی ایک شاطرانہ چال ہے کیوں کہ اسے اچھی طرح معلوم ہے کہ اگر یہ واضح کردیا جائے کہ ''ٹائی نصاریٰ کا مذہبی شعار'' ہے تو دیگر بھی مذاہب کے پیروکار نہیں تو کم از کم دنیا کے کروڑوں مسلمان تو ضرور اسے ترک کردیں گے جو اس کے مذہبی اغراض ومقاصد کے یکسر خلاف ہے۔

اور یہ بھی ظاہر ہے کہ یہ قوم اپنا اتنا بڑا مذہبی نقصان کسی صورت گوارا نہیں کرے گی تو لامحالہ اس عظیم نقصان سے بچنے کے لیے ''کذب بیانی'' ہی اس کا محبوب مذہب ٹھہرے گا اور اُس قوم سے دوسری امید بھی کیا کی جاسکتی ہے جس کی پوری تاریخ ہی دھوکہ بازی، عیاری اور مکاری سے رقم ہو۔

جب اس شاطر قوم نے دیکھا کہ ہم اپنے فاسد ومفسد مقاصد میں کوئی خاص کامیابی نہیں حاصل کر پا رہے ہیں تو اس نے سوچا کہ کیوں نہ ہم اپنی تہذیب وثقافت اور اپنی وضع قطع کو مسلمانوں میں رواج دیدیں اس طرح مسلمان اعتقادی طور پر نہ

---

[1] مکتوب بنام مولینا شاہد رضا، لندن، ۲۵؍ستمبر ۱۹۹۷ء۔

سہی کم از کم ظاہری وضع قطع میں تو ضرور یہودی ونصرانی نظر آئیں گے اوراس مقصد میں انھیں کسی حد تک کامیابی بھی ملی۔

چنانچہ اسی خفیہ سازشی ذہنیت کا کرشمہ ہے کہ آج کل سوئٹروں، جاکٹوں اور بعض دوسرے لباسوں میں جو چین لگی ہوتی ہے، اس کے زیادہ تر کنڈوں کی شکل ''کراس'' کی طرح یااس سے ملتی جلتی ہوتی ہے۔اس کا مقصداس کے علاوہ اور کیا ہوسکتا ہے کہ لوگ غیرارادی طور پر ہی سہی اپنے سینوں پر''صلیب'' لٹکا کر یہودی اورنصرانی نظر آئیں۔

جمہور فقہائے کرام نے ''زنار'' کو یہود کا مذہبی شعار قرار دیتے ہوئے اس کے استعمال کو کفر فرمایا، عامہ کتب فقہ میں ہے:

''من تزنر بزنار الیھود والنصاریٰ فقد کفر یعنی جس نے یہودیوں اور نصرانیوں کا زنار باندھا اس نے کفر کیا۔'' [اشباہ والنظائر، جلد اس ۱۹۰ رمطبوعہ]

اب اگر کوئی یہودی اس زنار کے تعلق سے یہ کہے کہ ''زنار اس کا مذہبی شعار نہیں'' تو کیا اس کا یہ انکار قابل قبول اور لائق سماعت ہوگا؟ ہرگز نہیں۔اسی طرح اگر وہ ''کراس'' کے نصرانیت کا مذہبی شعار ہونے سے انکار کر رہا ہے تو وہ ازراہ فریب اپنی مذہبی تہذیب وثقافت اور کلچر کی ترویج واشاعت کے لیے اپنے شعار پر پردہ ڈال رہا ہے ایسے پادریوں کی شہادت اگرچہ ان کے اپنے مذہب سے متعلق ہو ہرگز مقبول نہیں۔

آج مسلمانوں نے غیر اسلامی تربیت پانے اور غیر اسلامی زندگی گزارنے کی وجہ سے اپنی تہذیب وثقافت اور اخلاق وآداب کو نہ صرف پس پشت ڈال دیا ہے بلکہ اپنی آنکھوں پر غیروں کی عینک لگا کر دیکھنے کے عادی ہوگئے ہیں اور عصر حاضر کی نام نہاد ''روشن خیالی'' کی رو میں بہہ کر اپنے غیر اسلامی افعال وکردار کے جواز میں فلسفیانہ دلائل پیش کرنے پر ہی اکتفا نہیں کرتے بلکہ شرعی استدلالات اور اسلامی احکامات کی گوناگوں تاویلات فاسدہ بھی کرتے رہتے ہیں۔

اس پرفتن دور میں جبکہ ہر چہار جانب سے اسلام پر بد مذہبیت ولادینیت اور صیہونیت کی یلغار ہورہی ہے، مسلمانوں کو یہودیت ونصرانیت کے اس ''دام تزویر'' سے نکل کر سختی کے ساتھ اپنی تہذیب وثقافت اور اپنے تشخص کی محافظت کرنا چاہیئے۔

حضور تاج الشریعہ کی یہ تصنیف ''ٹائی کا مسئلہ'' جو اکاون جید علمائے کرام و مفتیان عظام کی تصدیقات سے مزین ہے کئی بار چھپ کر مقبول خاص وعام ہوچکی ہے اب راقم اس میں کچھ حذف واضافہ کے بعد جدید ترتیب کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش کررہا ہے۔ جس میں درج ذیل تبدیلیاں عمل میں آئی ہیں:

{۱} حضور احسن العلماء علیہ الرحمہ کی تصدیق کو بعنوان ''تقریظ جمیل'' کتاب کے شروع میں کردیا گیا ہے۔

{۲} عربی وانگریزی عبارتوں کا ترجمہ اور حتی الامکان تخریج بھی کردی گئی ہے۔ آیات قرآنیہ کا ترجمہ ''کنزالایمان'' سے لیا گیا ہے۔

{۳} کتاب کے تیسرے ایڈیشن میں حضور تاج الشریعہ نے کچھ اضافہ کیا تھا جسے اس کتاب کے انگریزی ترجمہ اور بعض تصدیقات کے بعد شامل کیا گیا تھا جو ذوق مطالعہ کو گراں گزرسکتا تھا لہذا راقم نے اسے کتاب کے اصل مضمون میں قدرے تصرف کے ساتھ ضم کردیا ہے۔ جس سے کتاب کا مضمون مسلسل ہوگیا ہے۔

{۴} کتاب کا انگریزی ترجمہ اس ایڈیشن سے الگ کردیا گیا ہے جو انشاء اللہ مستقل ایک کتاب کی شکل میں الگ شائع کیا جائے گا۔

{۵} کتاب کے اخیر میں موضوع سے غیر متعلق انگریزی میں کچھ فتاوی تھے اسے بھی حذف کردیا گیا ہے جسے ازہر الفتاوی (جو حضور تاج الشریعہ کے انگریزی فتاوی کا مجموعہ ہے) میں شامل کردیا گیا ہے۔

{۶} ان سبھی تصدیقات کو جو کچھ کتاب کے وسط اور کچھ کتاب کے نصف اخیر میں تھیں ایک ساتھ کتاب کے اخیر میں کردیا گیا ہے اور جن علمائے کرام ومفتیان عظام نے دو چند کلمات لکھ کر تصدیق کی ہے ان کے اسماان کی تحریر سے پہلے جلی قلم

میں لکھ دیئے گئے ہیں۔ نیز چند علمائے کرام اور مفتیان عظام کی تصدیقات کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔

{۷} کتاب کا سائز $\frac{۳۰ \times ۲۰}{۱۶}$ کی بجائے $\frac{۳۶ \times ۲۳}{۱۶}$ کر دیا گیا ہے یہی سائز عموماً آج کل کتابوں میں چل رہا ہے۔

اس کتاب کی تصحیح وتخریج اور ترتیب کے سلسلے میں راقم اپنے جملہ محبین و معاونین خصوصاً محب گرامی حضرت مولٰینا محمد اختر حسین قادری دارالعلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی، حضرت مولٰینا مفتی محمد یونس رضا اویسی، حضرت مولٰینا محمد افروز قادری چریا کوٹی، حضرت مولٰینا مفتی محمد مطیع الرحمن نظامی، حضرت مولٰینا مفتی محمد جمیل خان قادری بریلوی و مولٰینا محمد ارشاد احمد اور محمد رفیق نوری تعمیراتی انجینئر جامعۃ الرضا بریلی شریف وغیرہم کا شکرگزار ہے جنھوں نے پروف ریڈنگ اور تصحیح کے ساتھ ساتھ اپنے مفید مشوروں سے بھی نوازا۔

مولائے کریم انھیں ان کے اس خلوص ومحبت کا دارین میں بہتر از بہتر صلہ عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلی وآلہ واصحابہ اجمعین

محمد عبدالرحیم نشتر فاروقی

یکے از خدام حضور تاج الشریعہ و مرکزی دارالافتاء

۸۲/سوداگران رضانگر، بریلی شریف، یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام کہ

ٹائی کا باندھنا کیسا ہے؟ اور اس سلسلہ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز اور تاجدار اہل سنت حضور مفتیٔ اعظم ہند علامہ الشاہ مصطفیٰ رضا خاں نوری بریلوی علیہ الرحمہ نے کیا فتاویٰ دیئے؟ تفصیل سے واضح کریں، بینوا توجروا.

المستفتی: محمد شہاب الدین رضوی

الجواب:۔حضور مفتیٔ اعظم ہند قدس سرہٗ العزیز یہ فرماتے تھے کہ:

"ٹائی قرآن عظیم کا رد ہے قرآن عظیم فرماتا ہے: وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ (الی قولہ) وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا. یعنی یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو قتل نہ کیا نہ انہیں سولی دی بلکہ ان کے لیے ان کی شبیہ کا دوسرا بنا دیا گیا (الی قولہ) اور یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو یقیناً قتل نہ کیا۔"[1]　[پارہ ۵، سورۂ نسا، آیت ۱۵۶]

اس کے برخلاف عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پھانسی دی اور سولی پر لٹکایا لہٰذا عیسائی اس کی یاد میں صلیب کا نشان جسے "کراس" کہتے ہیں اور گلے میں ٹائی (پھندہ) باندھتے ہیں۔

حضرت اقدس (مفتیٔ اعظم ہند قدس سرہ) کی خدمت میں رہنے والوں کا بارہا کا مشاہدہ تھا کہ کسی کو ٹائی پہنے دیکھتے سخت برہمی کا اظہار کرتے اور ٹائی اتروا دیتے تھے اور ٹائی کو عیسائیوں کا شعار بتاتے تھے، حضرت اقدس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فتویٰ چند وجوہ سے مؤید ہے۔

{۱}　ہم بعونہٖ تعالیٰ اس فتویٰ مبارکہ کی تائید میں بنائے کار اس امر پر رکھیں جو

[1] فتاویٰ مصطفویہ　رضا اکیڈمی ممبئی　ص ۵۲۶ ملخصاً.

سب کے نزدیک مسلم ہے اور وہ ۔ ہے کراس (cross) جسے مسلم وغیر مسلم سب بالاتفاق عیسائیوں کا نشان جانتے ہیں، اس کراس کا اطلاق جس طرح اس معروف نشان پر ہوتا ہے، اسی طرح وہ تختہ جس پر بقول نصاریٰ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو معاذ اللہ پھانسی دی گئی بھی کراس کا مصداق ہے، چنانچہ انگریزی کی متداول لغت practical advanced Twentieth Century Dictonary میں "cross" کے تحت ہے:

"Stake with a transverse bar used for crucifixion.سولی،صلیب، چلیپا the Cross, Wooden structure on which, according to Christian religious belief, Jesus was crucified." [p166]

جو چیز اس کراس کی شکل پر ہو وہ بھی کراس کا مصداق ہے، چنانچہ اسی ڈکشنری میں اسی جگہ ہے:

سولی صلیب

"Anything shaped like + or x the sign of the Cross.صلیب نما چلیپا نما اشارۂ صلیب "

{۲} یہ نشان نصرانی عقیدہ میں بلاؤں سے حفاظت اور باعث برکت ہے چنانچہ اسی ڈکشنری میں اسی لفظ Cross کے تحت ہے:

"Cross (oneself) make the sign of the Cross with the hand as a religious act among Christians. بلیات سے محفوظ رہنے کے لیے صلیب بنانا" [p166]

{۳} مذکورہ بالا کی روشنی میں مرجہ ٹائی کو دیکھئے تو صاف ظاہر ہوگا کہ یہ پھانسی کے تختہ کے مشابہ ہے، خصوصاً سیدھی چوڑی پٹی والی ٹائی تو اس تختہ دار سے زیادہ مشابہ معلوم ہوتی ہے، اور عیسائیوں کے نزدیک یقیناً وہ بھی مقدس ومحترم ہے نہ یہ کہ صرف وہ پورے "کراس" کا نشان ہی مقدس ٹھہرے۔

اور مذکورہ بالا سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ صلیب کا نشان بناتا اگرچہ ہاتھوں کے اشارہ سے ہوا ہی میں سہی باعث برکت وحفاظت جانتے ہیں تو صلیب یا جزء صلیب کی نشانی کو اپنے گلے میں ڈالنا کیوں نہ باعث برکت جانیں گے۔ ضرور وہ اس عقیدہ کے مطابق برکت کا باعث ہے اور یہ ''ٹائی'' ہے جسے عیسائی گلے میں باندھتے ہیں۔

{۴}	آدمی کے گلے میں بندھی ٹائی دیکھ کر مکرر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ دو بازو بیچ سینہ پر پڑی ہوئی وہ ٹائی مکمل ''کراس'' کا نشان دکھا رہی ہے، ادنیٰ غور سے ظاہر ہے کہ خود اس بندھی ہوئی ٹائی میں مکمل کراس موجود ہے ٹائی کی پٹی گرد میں ڈال کر جب پھندا لگاتے ہیں تو دو پٹیا ایک سرے کو اس گرہ پر کراس کرتی ہیں اور یہ پٹیاں دونوں طرف ہنسلی کی ہڈی پر رہتی ہیں اور یہ شکل بنتی ہے:

جس سے پھانسی کا تختہ اور پھانسی کا پھندہ صاف نظر آتا ہے، اب اس میں اگر پن (Pin) لگا دیجئے تو پھر ''کراس'' بن گیا جیسا کہ اس شکل سے ظاہر ہے، تو ٹائی کئی وجوہ سے ''کراس'' کا نشان بناتی ہے اور پھانسی کی جسے انگریزی میں crucifixion کہتے ہیں یاد عیسائیوں کے ضور پر دلاتی ہے۔ Cross

بالجملہ ٹائی مکمل ''کراس'' مع شئے زائد ہے کہ اس میں پھانسی کا پھندا بھی ہے اسی پر بوٹائی (Bowti) کو قیاس کر لیجئے، اس کے گلے میں بندھنے سے بھی کراس کی شکل بنتی ہے جیسا کہ اس شکل سے ظاہر ہے:
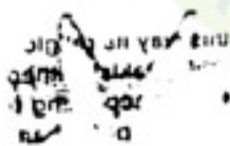
اور کراس اور شبیہ کراس عیسائیوں کا مذہبی نشان ہے تو ٹائی کو ''کراس'' مانو ''شبیہ کراس'' مانو بہر صورت وہ عیسائیوں کا مذہبی شعار ہے اور جو چیز کافروں کا مذہبی شعار ہو وہ ہرگز روا نہ ہوگی اگرچہ معاذ اللہ کیسی ہی عام ہو جائے۔

{۵}	اہل بصیرت کو تو خود ٹائی کی شکل سے اس کا حال معلوم ہو گیا، مگر اس کی

عیسائیوں کے یہاں اتنی اہمیت ہے کہ مردہ کو بھی ٹائی پہناتے ہیں، تو ضرور یہ ان کا مذہبی شعار ہے جو مسلم کے لئے حرام اور باعث عار و نار ہے۔

مسلمانوں کو اس کی ہرگز اجازت نہیں ہو سکتی، ان کے اوپر لازم ہے کہ اس سے شدید احتراز کریں اور شرٹ پتلون وغیرہ بھی نہ پہنیں کہ صلحاء اور دینداروں کا لباس نہیں، مسلمانوں پر لازم ہے کہ اپنی تہذیب کہ سنتِ سرکار علیہ الصلاۃ والسلام اور بزرگانِ دین کی نیک روش اور ان کی وضع ہے زندہ رکھے اور اسے ملازمت وغیرہ کے لئے ہرگز نہ چھوڑے اور اللہ عزوجل پر بھروسہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اعتماد رکھے اور اغیار کی طرف سے ان ناروا قیود کی سختی سے مخالفت کرے بالآخر کامیابی مسلمان کو ملے گی کہ اللہ رب العزۃ کا وعدہ ہے:

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ۔ اے ایمان والو! اگر تم اللہ کے دین کی مدد کروگے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔" [پارہ۲۶، سورۂ محمد، آیت ۸]

لہٰذا ہرگز ایسی ملازمت یا عہدہ قبول نہ کرے جس میں ٹائی وغیرہ ناجائز شرطوں پر مجبور کیا جائے کہ دین کے معاملہ میں مداہنت و نرمی سخت زہر ہے اور اللہ عزوجل کی ناراضگی کا باعث ہے اور معاذ اللہ اگر خدا ناراض ہو جائے تو خدائی میں کوئی مددگار نہ ہوگا۔

قال (اللہ) تعالیٰ:

"وَاِنْ یَّخْذُلْکُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَنْصُرُکُمْ مِّنْۢ بَعْدِہٖ۔ اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو ایسا کون ہے جو پھر تمہاری مدد کرے۔" [پارہ۴، سورۂ آل عمران، آیت ۱۶۰]

{۶}　ٹائی شعار نصاریٰ ہونے پر بذات خود شاہد عدل ہے، تو اب اس کے ہوتے مزید کسی شہادت کی ضرورت نہیں اور کسی شاذ و نادر کا انکار اصلاً مضر نہیں تاہم اس پر مومن و کافر سب متفق ہیں کہ یہ نصرانیت کا شعار ہے، جیسا کہ بارہا متعدد لوگوں سے استفسار پر ظاہر ہوا۔

ابھی پچھلے سال کی بات ہے کہ ڈربن (افریقہ) میں ایک نو مسلم (سابق

عیسائی) نے بتایا کہ ”ٹائی کو چرچ کی عزت کا لباس تصور کیا جاتا ہے“ جس سے اس کی مذہبی حیثیت معلوم ہوتی ہے۔

نیز ایک پاکستانی عالم سے ایک پادری نے کہا کہ ”ٹائی باندھنے سے ان کے بطور ثواب بڑھ جاتا ہے“ یہ بات مجھ سے حضرت مولانا نسیم اشرف صاحب مقیم ساؤتھ افریقہ نے کہی۔

یہاں سے سیدی الکریم جد امجد حضرت مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ العزیز کی فقہی بصیرت دیکھئے اور اہل زمانہ کی عادات واحوال پر ان کی وسعت اطلاع کا اندازہ کیجئے، ایک فقیہ کو بلاشبہ ہونا بھی ایسا چاہئے کہ اہل زمانہ سے عدم اختلاط کے باوجود اہل زمانہ سے باخبر رہے، بے شک فقاہت وافتاء کے ادوات لازمہ کے بعد احوال ناس کی معرفت بھی ایک لازمی امر ہے۔ جس میں حضرت مفتی اعظم ہند کو بڑی دسترس حاصل ہے۔ اسی لئے علما فرماتے ہیں:

”من لم یعرف اھل زمانہ فھو جاھل. جو اپنے اہل زمانہ کو نہ جانے وہ جاہل ہے“۔

{۷} آخر میں سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتاویٰ سے چند کلمات تبرکا پیش ہیں، سوال اور کچھ حصہ جواب بعینہ درج ذیل ہے:

سوال: زید کوٹ و کالر ونکٹائی پہنتا ہے اور پیشاوری پاجامہ وترکی ٹوپی و بونٹ جوتا پہنتا ہے اور انگریزی فیشن کے بال رکھتا ہے۔ عمرو کہتا ہے کہ اس میں تشبہ بالنصاریٰ ہے اور زید کہتا ہے کہ ہرگز نہیں کہ ادنیٰ فرق تشبہ کے لئے کافی ہے، ان دونوں میں کون حق پر ہے بینوا توجروا۔

الجواب: جو بات کفار یا بدمذہبان اشرار یا فساق فجار کا شعار ہو بغیر کسی حاجت صحیحہ شرعیہ کے برغبت نفس اس کا اختیار مطلقاً ممنوع وناجائز وگناہ ہے اگرچہ وہ ایک ہی چیز ہو کہ اس سے اس وجہ خاص میں ضرور ان سے تشبہ ہوگا اسی قدر منع کو کافی ہے اگرچہ دیگر وجوہ سے تشبہ نہ ہو، اس کی نظیر گلاب

اور پیشاب ہے شیشہ بھرا ہوا گلاب اور اس میں ایک قطرہ پیشاب ہو، تو وہ ناپاک وخراب ہے نہ کہ پورا شیشہ پیشاب ہو جبھی نجس وخراب ہو۔"[1]

بہت آگے چل کر تقریر شعاریت کے لئے مسئلہ کا خاص جزئیہ نقل کیا ہے، چنانچہ فرماتے ہیں:

"اشباہ والنظائر میں[2] ہے: عبادۃ الصنم کفر و کذالو تزنر بزنار الیھود والنصاریٰ دخل کنیستھم اولم ید خل. (یعنی بت کی پرستش کرنا کفر ہے اور اسی طرح اس پر حکم کفر ہے اس پر جس نے یہودیوں اور عیسائیوں کا زنار گلے میں باندھا خواہ انکے گرجے میں جائے نہ جائے) اللہ عزوجل مسلمانوں کو ہدایت فرمائے آمین واللہ تعالیٰ اعلم ملخصاً۔" [فتاویٰ رضویہ ۱۰/۱۵۰]

اسی میں اعلیٰ حضرت سے مسئلہ دریافت کیا گیا کہ ایسا لباس پہننا جس سے فرق کافر و مسلمان کا نہ رہے شرعاً کیا حکم رکھتا ہے؟۔

جواب ارشاد فرمایا:

حرام ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: من تشبہ بقوم فھو منھم[3]. (یعنی جس نے کسی قوم کی مشابہت کی وہ انھیں میں سے ہے) بلکہ اس میں بہت صورتیں کفر ہیں، جیسے زنار باندھنا بلکہ **شرح الدرر للعلامۃ النابلسی عبدالغنی بن اسماعیل رحمھما اللّٰہ تعالیٰ** میں ہے: لبسھم زی الافرنج کفر علی الصحیح[4]. صحیح مذہب یہ ہے کہ فرنگیوں کی وضع پہننا کفر ہے۔ فتاویٰ خلاصہ میں ہے: امرأۃ شدت علی وسطھا حبلا وقالت ھذا زنار تکفر. کسی عورت نے اپنی کمر میں رسی باندھی اور

---

[1] فتاویٰ رضویہ — رضا اکیڈمی بمبئی — جلد ۹ — ص ۴۱۲.
[2] الاشباہ والنظائر — مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز، مکہ مکرمہ — جلد ۱ — ص ۱۹۰.
[3] فیض القدیر — دار المعرفہ، بیروت لبنان — جلد ۶ — ص ۱۰۴.
[4] حدیقہ ندیہ — مکتبہ نوریہ رضویہ، لائلپور پاکستان — جلد ۲ — ص ۲۳۰.

باندھی اور کہا یہ جینو ہے کافرہ ہوگئی واللہ تعالیٰ اعلم ۔“[1] [ایضاً ص۱۹۰]

نیز اسی میں لباس کے متعلق ضابطہ تحریر ہوا جس کے الفاظ یہ ہیں:

”کلیہ در لباس آنست کہ در وے رعایت سہ امرے باید کرد یکے اصل او کہ حلال باشد، دوم رعایت بستر کہ متعلق بستر ست، سوم لحاظ وضع کہ نہ زی کفار باشد نہ طرز فساق وایں بر دو گونہ است یکے آنکہ شعار مذہب ایشاں باشد ہمچوں زنار ہنود و کلاہ مخصوص نصاریٰ کہ ہیٹ نامند بس انہا کفر بود و اگر شعار مذہب نیست از خصوصیات قوم آنہا نست ممنوع و ناروا باشد، حدیث صحیح من تشبہ بقوم فھو منھم[2] . درصورت اولیٰ محمول بر ظاہر خود است و در ثانیہ بر زجر و تہدید الخ ملخصاً“ [فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۰ نصف آخر، ص ۱۷۷]

حضور مفتی اعظم[3] ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ افادہ فرمایا ہے کہ کفار کا شعار مذہبی ہمیشہ کفر ہی رہے گا ملاحظہ ہو فتویٰ مصدقہ حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ:

”کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ: زید کہتا ہے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعدد فتوے وقتی تھے اور بعض محض احتیاط پر مبنی اور آپنے انگریزی وضع و فاسقانہ وضع کے لباس کو جو حرام و مکروہ قرار دیا تھا وہ بھی ایک وقتی فتویٰ تھا۔ اب جبکہ ان کپڑوں کا عام رواج ہو گیا ہے اس لئے عموم بلویٰ کی وجہ سے کوٹ، پتلون، ٹائی، ہیٹ وغیرہ کا پہننا

---

[1] فتاویٰ عالمگیری دار احیاء التراث العربی، بیروت لبنان جلد ثانی ص ۲۷۷۔

[2] فیض القدیر دار المعرفہ، بیروت لبنان جلد ۶ ص ۱۰۴۔

[3] اس مضمون کا اضافہ حضور تاج الشریعہ نے رسالے کے تیسرے ایڈیشن کی اشاعت کے موقع پر کیا تھا جسے راقم نے مضمون کو مسلسل کرنے کی غرض سے قدرے تصرف کے ساتھ یہاں ضم کر دیا ہے۔ چونکہ اس مضمون میں حضور تاج الشریعہ نے مفتی اعظم کے اس مصدقہ فتوے کا حوالہ دیا ہے جو اس رسالے کے گزشتہ ایڈیشنوں میں ”فتویٰ از رضوی دار الافتاء بریلی شریف“ کے عنوان سے طبع ہوتا رہا ہے۔ اس لیے راقم نے یہاں اس فتوے کو بھی ”بطور حوالہ“ نقل کر دیا ہے۔ اس کے بعد آپ کا مضمون مسلسل ہے۔ ۱۲ فاروقی غفرلہ۔

جائز و مباح ہے اور نماز ان کے ساتھ مکروہ تحریمی نہیں ہے، بینوا توجروا.

الجواب: اعلیٰ حضرت مولانا امام احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتویٰ احکامِ شرع جو انہوں نے اپنی کتابوں میں بیان فرمائے ہیں وہ شریعت مطہرہ کے احکام ہیں۔

شریعت مطہرہ ہی کے احکام کو انہوں نے بیان کیا ہے انہیں کی توضیح و تشریح کی ہے خود اپنی طرف سے کوئی بات انہوں نے ایسی نہیں لکھی ہے جسے ان کا اپنا حکم کہا جائے۔ انگریزی وضع اور دوسرے فاسقانہ وضع کے لباس کو جو انہوں نے ممنوع فرمایا ہے وہ شریعت ہی کا حکم ہے۔ احادیث میں اس قسم کی ممانعت آئی ہے تیسیر شرح جامع صغیر میں ہے: من تشبہ بقوم ای تزیافی ظاھرہ بزیھم فھو منھم ای من تشبہ بالصلحاء وھومن اتباعھم یکرم کما یکرمون ومن تشبہ بالفساق یھان و یخذل. ترجمہ: جس نے تشبہ کی کسی قوم کے ساتھ یعنی استعمال کیا اپنے ظاہر میں ان کی وضع خاص کو تو وہ انہیں میں سے ہے یعنی تشبہ کیا جس نے نیکوں کے ساتھ اور وہ ان کے تابعین سے ہو تو اس کی بھی عزت کی جائے گی انہیں کی طرح اور جس نے فاسقین کے ساتھ تشبہ کیا تو وہ رسوا و ذلیل کیا جائے گا۔ [جلد ثانی، ص ۳۱۰]

اس مضمون کی اور احادیث بھی ہیں فقہ کی کتابوں میں بھی اس قسم کے لباس کو ممنوع فرمایا گیا ہے۔ سیدنا علامہ اسماعیل نابلسی شرح درر وغرر پھر علامہ عارف باللہ نابلسی قدس سرہما القوی "حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ" میں فرماتے ہیں: ما فعلہ بعض ارباب الحرف بد مشق لما زینت البلدۃ بسبب اخذ بلدمن الافرنج من لبسھم زی الافرنج فی رؤسھم وسائر بدنھم وجعلھم اساری فی القیود وعرض ذلک فی البلدۃ علی زعم انہ حسن وھوالعیاذ باللہ کفر علی الصحیح

وخطاء عظیم علی القول المرجوع اعاذ نا اللہ من الجھل المورد موار دالسوء. ترجمہ: وہ جو کیا بعض پیشہ وروں نے دمشق میں جب کہ شہر کو آراستہ کیا گیا فرنگیوں سے ایک شہر لینے کی وجہ سے یعنی ان کا پہننا فرنگیوں کی وضع کو اپنے سروں میں اور باقی بدن میں اور ان کو اسیر بنانا قیدوں میں اور اس کو شہر میں پیش کرنا یہ زعم کرتے ہوئے کہ یہ اچھا ہے حالانکہ وہ معاذ اللہ کفر ہے قول صحیح پر اور گناہِ عظیم ہے قول مرجوع پر اللہ ہم کو پناہ دے ایسی جہالت سے جو گناہ کی جگہوں میں ڈال دے۔'' [جلد۲رص۲۳۰]

جس لباس کے استعمال میں کراہت ہے اس کو پہن کر نماز پڑھنے میں بھی کراہت ہوتی ہے ''فتاویٰ عالمگیری'' میں ''تاتارخانیہ'' سے ہے: تکرہ الصلوۃ مع البرنس. ترجمہ: نماز مکروہ ہوتی ہے ہیٹ کے ساتھ۔ [۱۰۶/۱]

اور شریعت کا جو حکم معلول بعلت ہوتا ہے وہ حکم علت کے ختم ہونے سے ختم ہو جاتا ہے اور عموم بلویٰ کی وجہ سے جواز واباحت وہاں آتی ہے جہاں حکم نص سے ثابت نہ ہو اور جو حکم نص سے ثابت ہے وہاں عموم بلویٰ کا سوال بے محل ہے اور حرج کی بات بھی ایسے حکم میں بے سود ہے۔

الاشباہ والنظائر ص۸۵ر میں ہے: ولا اعتبار عندہ بالبلویٰ فی موضع النص کما فی بول الآدمی فانّ البلوی فیہ اعم انتھی. (یعنی امام اعظم کے نزدیک موضع نص میں عموم بلویٰ کا اعتبار نہیں جیسا کہ آدمی کے پیشاب میں کہ اس میں بلویٰ عام ہے)

اسی میں ہے: المشقۃ والحرج انما یعتبران فی موضع لا نص فیہ، واما مع النص بخلافہ فلا. (یعنی مشقت وحرج کا اعتبار موضع غیر منصوص میں ہے اور اگر نص اس کے خلاف ہو تو نہیں) [۸۵/۱]

کفار کی بعض وضع اور بعض لباس ایسے ہیں کہ ان کے ساتھ خاص ہونے کی وجہ سے ان کا شعار قومی ہے ایسی وضع اور ایسے لباس کا استعمال

حرام وممنوع ہوگا اور ”من تشبہ بقوم فھو منھم“ کے تحت آئے گا۔

انگریزی بال رکھنا، پتلون پہننا جب نصاریٰ کے ساتھ خاص تھا تو ان کا استعمال حرام تھا اور جب اس کا استعمال عام ہوگیا ایسا کہ مسلمانوں میں عوام بلکہ بعض خاص تک نے اختیار کرلیا ہے اور اس وجہ سے اب وہ زی اور شعار قومی نہ رہا لہٰذا حکم بھی اتنا سخت نہ ہوگا مگر اس قسم کی وضع اور لباس صلحا کا لباس نہیں، شریعت کا پسندیدہ نہیں، اس لئے اب بھی کراہت سے خالی نہیں بعض تو بہت زیادہ بے ہنگم ہیں جن کا استعمال حیا وغیرت کے خلاف اور بعض میں نماز ادا کرنا مشکل ہوتا ہے اس لئے وہ اور زیادہ ناپسندیدہ اور سخت مکروہ ہیں مگر جو شعار کفری ہے جیسے ”ٹائی“ لگانا کہ یہ نصرانیوں کی کفری یادگار ہے۔

حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کو سولی دیئے جانے کی کفری یادگار ہے۔ ٹائی کا پھانسی کا پھندا اور کراس مارک یہ نشان ✚ سولی ہے حالانکہ ان کے مصلوب ہونے کا عقیدہ کفری ہے اور قرآن وحدیث کے صریح خلاف ہے۔ قال اللہ تعالیٰ: وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ الآیۃ. [النساء ۱۵۶]

جو شعار کفری ہے اس کا حکم کبھی نہیں بدلے گا ہمیشہ کفر رہے گا چاہے اس کا استعمال کفار کے ساتھ خاص رہے یا معاذ اللہ مسلمان بھی اس کو استعمال کرنے لگیں یہاں بھی عموم بلویٰ اور حرج کی بات کرنا لغو ہے اور اسی قسم کے شعار کفری میں ہے ہندوؤں کا ”زنار“ باندھنا اور قشقہ لگانا ٹائی کا قیاس پتلون وغیرہ پر کرنا درست نہیں کہ ٹائی کفری شعار ہے اور پتلون اور دیگر فاسقانہ وضع کے لباس جو شعار قومی ہیں حرام یا ممنوع ہیں۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان فتاویٰ کے بارے میں یہ کہنا کہ محض احتیاط پر مبنی ہیں درست نہیں، ہرگز یہ نہیں کہ انگریزی اور دوسری فاسقانہ وضع کا اختیار کرنا محض احتیاط کے خلاف ہے بلکہ شعار قومی کفار

ہونے تک ہے اور شعار قومی نہ رہے تو بھی فساق کی وضع ہے لہٰذا مکروہ ہے اور جو فساق کے ساتھ بھی خاص نہ رہے وہ غیر صالحین کی وضع یوں بھی ناپسند رہے گا واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ محمد اعظم غفرلہٗ

فقیر محمد مصطفےٰ رضا خاں قادری غفرلہٗ"

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ شعار کفر معاذ اللہ کتنا ہی عام ہو جائے وہ شعار ہی رہے گا اور اس کا حکم کبھی نہ بدلے گا۔ بعض اذہان میں یہ خلجان ہے کہ شعار کفر اگر عام ہو جائے تو وہ شعار نہ رہے گا، جیسے شعار قومی مسلمانوں میں عام ہونے کی صورت میں کسی مخصوص قوم کا شعار نہیں رہے گا۔ حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ کا فرمان واجب الاذعان بدیہی ہے اور چنداں استدلال کا محتاج نہیں اور اس کے مقابل بعض اذہان کا خلجان بین البطلان ہے۔

{۱} ظاہر ہے کہ کفار کا شعار مذہبی وہ علامت خاصہ مشتہرہ ہے جس کو ہر خاص و عام ان کے مذہب کا خاص نشان سمجھتا ہے جس کو اپنا نا خواہی نخواہی اس بات پر دلیل ہوتا ہے کہ اپنانے والے نے کفار کا مذہب اختیار کر لیا اسی لحاظ سے اس کے مرتکب پر حکم کفر لگتا ہے اگر چہ اس کے علاوہ کوئی بات منافی اسلام اس سے سرزد نہ ہو لامحالہ کفار کا شعار مذہبی کفر ہے اور کفر بہر حال کفر ہی رہے گا، خواہ وہ کسی زمانہ میں کسی حال میں کہیں بھی پایا جائے وہ اصلاً قابل تغیر نہیں ہے اگر چہ معاذ اللہ وہ کفری نشان مسلمانوں میں شائع ہو جائے کہ وہ ابتدء کفر کی خاص علامت کفار کی پہچان ہی کی حیثیت سے ظاہر ہوا۔ اور اسی وجہ سے وہ کفر ٹھہرا کہ کفار و مشرکین نے خود اپنے مذہب نامہذب کی پہچان کے لیے وضع کیا تو مسلمانوں میں اس کے تحقق سے اس کی اصل وضع نہ بدل جائے گی اور جب اصل وضع نہ بدلے گی تو قطعاً وہ کفار نابکار کا شعار کفری ہی رہے گا اگر چہ معاذ اللہ مسلمانوں میں عام ہو جائے تو ثابت ہوا کہ شعار کفر بہر حال کفر ہے وہ کبھی اپنی حیثیت سے منفک نہ ہوگا۔

{۲}　اور جب کوئی چیز خاص کفر کی پہچان کے لئے وضع کی جائے تو وہ جہاں متحقق ہوگی تکذیب اسلام پر ضرور دلالت کرے گی لہٰذا کفار کا ہر شعار مذہبی جہاں ان کے مذہب کی خاص پہچان ہے وہیں اسلام کا رد اور دین کی تکذیب ہے لہٰذا ہر شعار کفری کا یہی حال ہے کہ جب جب وہ پایا جائے گا ضرور علامت کفر ہونے کے ساتھ مکذب اسلام ٹھہرے گا۔ یہ کچھ تجود صنم کے ساتھ خاص نہیں بلکہ کفار کے ہر شعار مذہبی کا یہی حال ہے، تو شعار مذہبی میں تکذیب کی قید لگانا یا تو تحصیل حاصل ہے یا شعار مذہبی میں تقسیم کا دعویٰ کرنا ہے۔ اس طور پر قائل کے نزدیک شعار مذہبی ایک وہ ہوگا جو تکذیب پر دلالت کرتا ہو۔ دوسرا وہ جو تکذیب پر دلالت نہ کرتا ہو، اس تقسیم کا اثبات بدلائل شرعیہ بذمہ مدعی ہے۔

{۳}　اس جگہ حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے استناد جس میں وارد ہوا:

> "كان ابن عباس يصلي في البيعة الا بيعة فيها تماثيل. یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما گرجا میں نماز پڑھتے تھے مگر اس گرجا میں نہیں جس میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام وحضرت مریم رضی اللہ عنہا کے مجسمے ہوتے" [بخاری شریف، جلد اول، ص ۶۲]

اصلاً مفید نہیں اور اس سے مفہوم شعار میں وہ قید ثابت نہیں ہوتی بلکہ اسی جگہ شعار مذہبی کا تحقق ہی محل منع میں ہے کہ کنیسہ میں باختیار و رغبت جانا منع ہے اور وہی کفار کا طریقہ اور ان کا شعار ہے، حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا کنیسہ میں جانا باختیار نہ تھا بلکہ بحالت اضطرار واقع ہوا۔

> عینی میں اس حدیث کے تحت ہے: وزاد فيه (فان كان فيها تماثيل خرج فصلي في المطر انتهى ملتقطاً. یعنی بغوی نے جعدیات میں اتنا زیادہ کیا کہ اگر کنیسہ میں تصویریں ہوتیں تو اس سے نکل جاتے اور بارش ہی میں نماز پڑھتے" [جلد رابع، ص ۱۹۲]

اور حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

بارش کی وجہ سے بحالت مجبوری کنیسہ میں نماز پڑھی اور جب کنیسہ میں تصاویر پائیں تو کنیسہ سے باہر تشریف لائے اور بارش میں نماز ادا فرمائی۔ اسی لئے حضرت امام عینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فعل ابن عباس وقول عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں رفع معارضہ کے لئے فرمایا:

''وتقرير الجواب ان ماكان فى ذلك الباب بغير الاختيار ومافى هذا الباب كقول عمر رضى الله تعالىٰ عنه انالاندخل كنائسكم يعنى بالاختيار والاستحسان دون ضرورة تدعوالى ذلك. یعنی جواب کی تقریر یہ ہے کہ جو اس باب میں ہے وہ بغیر اختیار ہے اور جو اس باب میں ہے جیسے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کا قول کہ: ہم تمہارے کنیسوں میں داخل نہیں ہوتے یعنی بالاختیار اچھا جانتے ہوئے مگر یہ کہ جب ضرورت اس کی داعی طرف ہو'' [جلد رابع، ص۱۹۲]

اور بحالت اضطرار ناپسندیدگی کے ساتھ کنیسہ میں جانا مؤمن ہی کی شان ہے اور برضا ورغبت کنیسہ میں جانا کافروں کا کام ہے اور یہ کفری شعار ہے اور اس میں کفار کی موافقت باجماع مسلمین کفر ہے۔

''زواجر'' میں ہے:

''وفى معنى ذلك كل من فعل فعلا أجمع المسلمون على انه لايصدر الامن كافر وان كان مصرحابالاسلام كالمشى الى الكنائس مع اهلها بزيهم من الزنانير وغيرها. یعنی اسی معنی میں ہر وہ شخص ہے جس نے کوئی ایسا فعل کیا جس پر مسلمانوں کا یہ اجماع ہو کہ وہ صادر نہیں ہوتا مگر کسی کافر ہی سے اگرچہ اس کا مسلمان ہونا مصرح ہو، جیسے کنیسہ میں یہودیوں کے ساتھ ان کے لباس زنانیر وغیرہ میں جانا'' [ص۲۸]

یہاں سے ظاہر ہوا کہ ''مشی الی الکنائس'' اسی وقت کفار کا شعار ہوگی جبکہ صاف انداز ''موافقت مع الکفار'' آشکار ہو اور یہ کہ مدار کفار کے افعال کفری میں

موافقت پر ہے اور یہ باجماع مسلمین کفر ہے اور کفار کے ساتھ ان کے افعال کفری میں موافقت معاذ اللہ کتنی ہی عام ہو جائے باجماع مسلمین کفر ہی رہے گی اور یہ ہر گز نہ ٹھہرایا جائے گا کہ ان کا فلاں فعل کفری عام ہونے کی وجہ سے ان کا شعار نہ رہا ورنہ نقض اجماع مسلمین لازم آئے گا جو باطل وحرام ہے۔

اقول زواجر کی عبارت مذکورہ میں "کل من" ہے اور یہ ظاہر کہ کل استغراق کے لئے آتا ہے اور "من" بھی عموم کے لئے لہٰذا "من" پر "کل" کے دخول نے تاکید کا افادہ کیا گویا کہ اس عموم مؤکد سے اس بات پر نص ہوگئی کہ شعار مذہبی اگرچہ کتنا ہی عام ہو جائے وہ کفر ہی رہے گا۔

{۴} اور اصل بات یہ ہے کہ کسی مذہب کا شعار وہ ہے جسے اس مذہب والوں نے اپنے مذہب کی خاص پہچان کے لئے وضع کی ہو تو جب جب وہ شعار پایا جائے گا لامحالہ اس مذہب پر دلالت کرے گا اور وہ شعار کسی اور قوم میں پایا جائے تو اس سے اس کی وضع زائل نہ ہوگی اور جب اس کی وضع زائل نہ ہوگی تو شعاریت برقرار رہے گی۔

{۵} علما تصریح فرماتے ہیں کہ کفار کے میلوں میں جانا کفر ہے نیز کفار کے تہوار کے دن کوئی چیز خریدنا جبکہ ظاہراً ان کے ساتھ موافقت کے طور پر ہو کفر ہے نیز کفار کو اس دن تحفہ دینا، بحکم فقہا کفر ہے۔ اب دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے ناعاقبت اندیش مسلمان کفار کو خوش کرنے کے لئے ہولی، دیوالی وغیرہ ان کے تہوار میں خوشیاں منانے سے پرہیز نہیں کرتے۔ تو کیا یہ مانا جائے گا کہ بہت سارے مسلمان بھی ایسا کرنے لگے تو اب یہ کفار کا شعار نہ رہا مسلمانوں کو روکا نہ جائے گا اس طور پر کیا یہ لازم نہیں آتا کہ کفار کے وہ خاص تہوار مسلمانوں کے تہوار بھی ٹھہرائیں کہ شعاریت بوجہ عموم زائل ہوگئی ہرگز نہیں بلکہ مسلمانوں کو شرعاً ضرور روکا جائے گا، اور یہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ کوئی شعار اصل وضع سے کبھی منفک نہ ہوگا اور شعار کفری ہمیشہ کفر ہی رہے گا کہ وہ اپنی وضع کو ملزوم ہے اور وہ کفر کے لئے ہے۔

{۶}　　البتہ شعار کفری اختیار کرنے کی صورت میں مسلم کی تکفیر قطعی اس وقت ہو گی جبکہ یہ ثابت ہو کہ اس نے اپنے قصد و اختیار سے اس کو شعار کفری جانتے ہوئے کافروں سے موافقت کے لئے اپنایا، اس صورت میں تشبہ التزامی ہوگا ورنہ مسلمان کو کافر نہ کہیں گے لیکن توبہ کا حکم دیں گے اور احتیاطاً تجدید ایمان کا بھی حکم ہوگا کہ کفار سے اس فعل کفری میں تشبہ قصداً نہ سہی صورۃً ولزوماً ضرور ہوا، اور اظہر یہ ہے کہ تجدید ایمان کا حکم ایسی صورت میں دیا جائے گا جبکہ اس فعل کفری میں تشبہ ظاہر تر ہو۔ بہر حال کسی فعل یا قول کا کفر ہونا اور ہے اور قائل وفاعل کو کافر قرار دینا اور اس کی نظیر مسلمانوں سے بلا وجہ قتال کرنا ہے جسے حدیث میں کفر فرمایا گیا کہ ارشاد ہوا:

"سباب المؤمن فسق وقتاله كفر. یعنی مؤمن کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے جنگ کفر"　[مسند امام احمد ابن حنبل، ۱/۴۳۹]

لیکن اس کے باوجود بلا وجہ قتال کرنے والے کو بلکہ مسلمان کو ناحق قتل کرنے والے کو بھی کافر نہ کہا جائے گا حالانکہ بحکم حدیث یہ فعل کفر ہے، **وله نظائر في الفقه لا تخفى على متفحص**. سردست ہم یہاں شامی اور بحر الرائق سے ایک جزیہ نقل کرتے ہیں:

"وقد أفتيت بتعزير مسلم لازم الكنيسة مع اليهود اهـ. یعنی میں نے یہودیوں کے ساتھ کنیسہ میں جانے والے مسلمان کی تعزیر کا فتویٰ دیا"[۱]

دیکھئے کنیسہ میں بلا ضرورت جانے کو کفار کا فعل بتایا گیا لیکن اس کے باوجود صرف تعزیر پر اکتفا کیا اور اس پر مسلم کا اطلاق فرمایا کہ موافقت قلبی کا تیقن نہ ہوا تو اسے کافر نہ کہا۔

{۷}　　ٹائی کی حیثیت ضرور مذہبی ہے، جسے ہر خاص و عام جانتا ہے اور ہم نے اس پر اپنے فتوے میں شواہد جمع کئے نیز حال ہی میں دریافت سے مزید معلوم ہوا کہ چرچ میں حاضری کا قاعدہ یہ ہے کہ گلے میں ٹائی ضرور ہو، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پادری

---

[۱] رد المحتار　　مکتبہ المصطفیٰ البابی، مصر　　جلد ۱　　ص ۳۸۰.

ابتدائی مرحلے میں نکٹائی باندھتا ہے، پھر بوٹائی پہنتا ہے اور جب مکمل پادری ہو جاتا ہے تو کراس ✚ ڈالتا ہے یہ دریافت ڈربن میں بائبل سوسائٹی سے ہوئی۔

اس سے بھی معلوم ہوا کہ ٹائی کی حیثیت مذہبی ہے اور یہ کہ ٹائی کی دونوں قسمیں کراس ✚ کے قائم مقام ہیں اسی لیے ابتدائی اور درمیانی مراحل میں پادری اسے باندھتے ہیں لہٰذا ٹائی باندھنا ضرور فعل کفر ہے مگر عوام اسے ایک وضع جانتے ہیں لہٰذا عوام کی تکفیر نہ کی جائے گی مگر اس صورت میں جبکہ ثابت ہو کہ دانستہ موافقت اور استحسان کے طور پر ٹائی باندھنے کا ارتکاب کیا اور یہ معاملہ قلب سے تعلق رکھتا ہے جس پر حکم لگانا روا نہیں البتہ اس کے حرام ہونے میں کسی عاقل منصف کو شبہ نہیں ہو سکتا۔

{۸} یہاں یہ سوال کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے جو سولی تیار کی گئی تھی اس میں پھندا تھا کہ نہیں؟ محض بے سود ہے کہ شعار ہونے کے لئے واضع کا وضع کرنا اور مشتہر ہو جانا کافی ہے ✚ کراس کی کوئی ایک شکل نہیں دسیوں ہیں جن میں بعض وہ ہیں جو دیکھنے سے سولی کا نشان نہیں معلوم ہوتی لیکن عیسائی ان سب کو سولی کا نشان قرار دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو اشکال کراس ماخوذ از گرولیئر اکیڈمک انسائیکلو پیڈیا:

{ماخوذ از: گرولیئر اکیڈمک انسائیکلو پیڈیا (ایشو ۱۹۸۶ء، امریکن) یو ایس اے}

Above copy from
GROLIER ACAD
ENCYCLOPEDIA
(1986 ISSUE
AMERICAN)

فقہا تصریح فرماتے ہیں کہ کسی چیز کو "زنار" کہا اور اس کو جسم پر باندھ لیا کافر ہو جائے گا:

"امرأة شدت علی وسطها حبلا وقالت هذا زنار تكفر یعنی کسی عورت نے اپنی کمر میں رسی باندھی اور کہا یہ جینو ہے تو کافرہ ہو گئی" [ہندیہ، ۱/۲۷۷]

اور ٹائی تو صورۃً کراس ✚ کی ہم شکل ہے اور اتنا ہی اس کی حرمت کے لئے کافی ہے، بلکہ ایسی صورت میں بھی بعض علما نے حکم کفر دیا، علما فرماتے ہیں: مجوسی کی ٹوپی کے مشابہ رومال باندھنا حرام ہے اور بعض نے کفر بتایا۔ اس جزیہ کی روشنی

میں اگر ٹائی کو کراس ✚ نہ مانیں بلکہ ہم شکل کراس ✚ قرار دیں تو بر قول اکثر تکفیر سے عوام کو بچایا جا سکتا ہے **فلیکن ھو اعنی عدم التکفیر فی الوجھین المعتمد کیف وقد صرحوا بانہ.**

”لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامه علیٰ محمل حسن او کان فی کفره خلاف ولو روایة ضعیفة انتھی کذافی درالمختار.
یعنی مسلم پر کفر کا فتویٰ نہیں دیا جائے گا جب تک اس کے کلام کو محمل حسن پر محمول کرنے کی گنجائش ہو یا اس کے کفر میں اختلاف ہو اگر چہ وہ روایت ضعیف ہی کیوں نہ ہو“
[۴/۲۲۹]

ثم اقول وانت خبیر بان ھناک یوماً بینا بین الشبھین فان المذیل شبه قلنسوة المجوس لیس شعاراً بنفسه بخلاف الرباط المعروف بکرفة (ٹائی) فانه لیس بمعزل عن کونه شعار کمالا یخفی.

بہر حال ٹائی کا استعمال حرام اشد حرام بدکام بدانجام ہے اور باندھنے والے پر عند الفقہا حکم کفر ہے اگر چہ احتیاطاً محض باندھنے پر محققین کے نزدیک تکفیر نہیں کی جائے گی بفرض غلط ٹائی کو شعار نہ مانیں تو بھی حکم حرمت قائم کہ شرعاً امتیاز مسلمین مطلوب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت نے ذمی کفار پر لازم کیا کہ وہ اپنے لباس و سواری اور مکانات کا خاص نشان مقرر کریں تا کہ مسلمانوں سے الگ پہچانے جائیں اور انہیں مسلمانوں کی وضع اپنانے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا۔

”ہندیہ“ میں ہے:

”وینبغی ان لایترک أحد من أھل الذمة یتشبه بالمسلم لافی ملبوسه ولا مرکوبه ولازیه وھیئته ویمنعون عن رکوب الفرس الا اذا وقعت الحاجة الی ذلك کذافی المحیط. یعنی مناسب ہے کہ کسی ذمی کو مسلم کی مشابہت کرنے کی اجازت نہ دی جائے نہ لباس میں نہ سواری میں اور نہ شکل وصورت میں اور وہ روکے جائیں گے گھوڑے کی

سواری سے مگر اس وقت جبکہ ضرورت اس کی طرف داعی ہو۔ جیسا کہ
''محیط'' میں ہے۔ [۴/۲۴۹]

بلکہ فقہائے کرام نے یہاں تک فرمایا کہ کفار کی عورتیں مسلمان کی عورتوں سے لباس و وضع قطع وغیرہ میں الگ رہیں۔

اسی میں ہے:

''یجب ان تتمیز نساؤهم من نساء المسلمین حال المشی فی الطرق والحمامات فیجعل فی أعناقهن طوق الحدید ویخالف ازارهن ازار المسلمات ویکون علی دورهم علامات تتمیز بها عن دور المسلمین لئلا یقف علیها السائل فیدعولهم بالمغفرة فالحاصل أنه یجب تمیزهم بما یشعر بذلهم وصغارهم وقهرهم بما یتعارفه اهل کل بلدة وزمان کذا فی الاختیار شرح المختار.

یعنی ضروری ہے کہ ممتاز رہیں کفار کی عورتیں مسلم عورتوں سے راہ چلنے کی حالت اور حماموں میں پس وہ اپنی گردنوں میں لوہے کا کوئی زیور پہنیں اور اپنے ازار مسلم عورتوں کے ازار سے مختلف رکھیں اور ان کے گھروں پر کوئی ایسی علامت ہو جس سے وہ مسلم کے گھروں سے ممتاز ہو جائیں تاکہ کوئی سائل وہاں کھڑا نہ ہو جائے جو ان کے لیے مغفرت کی دعا کردے۔

تو حاصل کلام یہ ہوا کہ تمیز واجب ہے جو ان کی ذلت و رسوائی اور قہر کی طرف مشعر ہو جس سے ہر شہر اور زمانے والے انہیں پہچان لیں۔ جیسا کہ اختیار شرح مختار میں ہے'' [جلد۲،ص۲۵۰]

واللہ تعالیٰ اعلم

قال بفمه وأمر برقمه الفقیر الی رحمة ربه الغنی

محمد اختر رضا القادری الازہری غفرلہ

۲۲/ ذی الحجہ ۱۴۱۳ھ

تصدیقات

علمائے کرام ومفتیان عظام

امین شریعت حضرت علامہ محمد سبطین رضا خان قادری بریلوی مدظلہ

احقر کو بفضلہ تعالیٰ اپنی نوعمری کے زمانہ سے حضرت اقدس کے وصال فرمانے تک حضرت مفتی اعظم کی صحبت وخدمت کے بیشمار مواقع ملتے رہے۔ فقیر اس کا عینی شاہد ہے کہ حضرت جب بھی مسلمان کو ٹائی باندھے دیکھتے تو سخت ناراضگی کا اظہار فرماتے کھڑے ہوتے تو ٹائی پکڑ کر ہلاتے اور فرماتے "یہ کیا ہے یہ عیسائیوں کا مذہبی شعار ہے" اور اسے کھلواتے واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر سبطین رضا غفرلہٗ

مظہر مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی محمد تحسین رضا خان قادری بریلوی مدظلہ

الجواب صحیح ٹائی کے بارے میں حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ والرضوان کا یہ فرمان کہ "یہ رد قرآن ہے، صلیب کی نقل ہے، نصاریٰ کا شعار مذہبی ہے" نہایت مشہور ومعروف ہے۔ خود راقم الحروف نے متعدد بار ٹائی باندھنے والوں پر حضرت کو غصہ کرتے دیکھا ہے اور سخت تہدید فرماتے سنا ہے لہٰذا مسلمانوں کو اس سے اجتناب لازم وضروری ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر تحسین رضا غفرلہٗ

حضرت علامہ مفتی قاضی محمد عبد الرحیم صاحب بستوی مدظلہ

صح الجواب فی الواقع حضرت علامہ ازہری صاحب قبلہ کا جواب ٹائی کے بارے میں صحیح و درست ہے اور یہی فتویٰ حضور سیدی الکریم مفتی اعظم ہند نور اللہ

مرقدہٗ کا تھا اور تحقیق یہی ہے کہ ٹائی نصاریٰ کا شعار مذہبی ہے اور شعار مذہبی کا استعمال کفر ہے جیسے ہنود کا زنار (جنیو) اور شعار قومی جو لباس ہوں اس کا استعمال اگر ان کی موافقت اور ان کی وضع کے استحسان کے لئے ہو تو اسے بھی فقہائے کرام نے مطلقاً کفر فرمایا ہے۔

''غمز العیون'' میں ہے:

''من استحسن فعلا من افعال الکفار کفر باتفاق المشائخ. جس نے کافروں کے کسی فعل کو اچھا سمجھا بالاتفاق مشائخ کے نزدیک وہ کافر ہوگیا''

اور اگر ایسا نہیں تو فسق ضرور ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نصاریٰ کے شعار مذہبی وقومی سے بچنے کی توفیق بخشے والمولیٰ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مرکزی دارالافتاء ۸۲، سوداگران بریلی شریف

۱۱؍ جمادی الآخر ۱۴۱۲ھ

حضرت علامہ مفتی محمد حبیب رضا خان قادری بریلوی مدظلہ

الجواب صحیح فقیر نے بارہا حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان سے سنا کہ ''ٹائی نصاریٰ کا شعار مذہبی ہے'' نیز فرماتے تھے کہ ''یہ قرآن کا رد ہے'' اور اس فتوی میں مذکورہ آیت کریمہ تلاوت فرماتے تھے، مولیٰ تعالیٰ مسلمانوں کو اس سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے. واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ محمد حبیب رضا خاں نوری غفرلہٗ

مرکزی دارالافتاء ۸۲، سوداگران، بریلی شریف

۱۴ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۲ھ

حضرت علامہ مفتی محمد احمد جہانگیر صاحب سابق مفتی منظر اسلام

الجواب صحیح وصواب والمجیب نجیح و مثاب ماشاءاللہ

خوب جواب ہے بارک اللہ تعالیٰ فی علمہ وعملہ وھو الھادی وھو تعالیٰ اعلم وعلمہ اتقق واحکم

محمد احمد جہانگیر غفرلہ العفو القدیر
بجاہ البشیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
سابق مفتی مرکز اہل سنت منظر اسلام بریلی شریف

حضرت علامہ مفتی محمد صالح صاحب بریلوی مدظلہ منظر اسلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حامداً ومصلیاً ومسلما

بے شک ٹائی باندھنی سخت ناجائز ہے۔ میں کافی غور کرنے اور اباحت کی گنجائش ڈھونڈ نکالنے کی ناکام کوشش کے بعد (نہ کہ محض عقیدت یا اندھی تقلید کے طور پر) اسی نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اس کو مباح کہنے کی شریعت مطہرہ میں ادنیٰ گنجائش نہیں ہے، نہ اس کے فسق وگناہ کبیرہ وعظیم ہونے میں کچھ شبہ وخفا ہے۔ کسی طور، کسی نیت سے ارتکاب کی ہرگز اجازت نہیں ہوسکتی، بے شبہ سخت ممنوع، بدترین شنیع وقبیح، شدید وصریح، حرام بدانجام ہے۔ مرتکب بحکم حدیث وفقہ بڑا فاسق، مردود الشہادۃ اور مستحق ملامت وعذاب آخرت ہے نعوذ باللہ تعالیٰ من العذاب وموجباتہ کیونکہ۔

اولاً ٹائی کو نصاریٰ کے یہاں جو مذہبی اہمیت حاصل ہے وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے (جس سے دنیا واقف ہے۔ جس کا خود باندھنے اور مباح کہنے والوں کو بھی انکار نہیں ہوسکتا) کہ ٹائی عیسائیوں کے نزدیک محض فیشن یا تزئین وغیرہ ہی کے لئے نہیں ہے بلکہ اس سے ان کی ایک مذہبی کفری غرض بھی وابستہ ہے وہ صرف ان کی قومی طرز ووضع ہی نہیں بلکہ مذہبی مطلوب ومرغوب چیز بھی ہے اگرچہ آج ٹائی انگریز وغیر انگریز میں مشترک ہوگئی ہے اور دنیا بھر میں رواج عام کی وجہ سے فی زمانا انگریز کی خاص شناخت اور وجہ امتیاز باقی نہیں رہ گئی ہے۔ مغرب سے مشرق تک صرف مسلمان ہی نہیں مجوس ویہود، سکھ اور ہنود، عرب وعجم،

جملہ قومیں، سبھی ملک اس شوقِ فضول میں مبتلا ہیں، انگریز کے نقال ہیں۔ لیکن اس ظاہری اشتراک کے حدوث اور شناخت کے ارتفاع سے ٹائی کی وضعی حیثیت واصلی نوعیت ختم نہیں ہوگئی وہ تو بدستور قائم ہے۔

لہٰذا اس کی شرعاً قباحت وشناعت بھی ضرور دائم ہے۔ کیا نہیں دیکھتے ؟ کہ اس موجودہ ظاہری اشتراک اور عموم رواج کے باوجود عیسائی آج بھی اس کے اہتمام والتزام میں (اپنی رغبتِ دینی، محبت صلیبی کے لحاظ سے) اسی طرح منفرد ہیں جس طرح رواج عام سے پہلے تھے۔ اس سے ان کی کفری وابستگی نہ ختم ہوگئی ہے نہ کم بر خلاف دوسری قوموں کی نظریہ کے کہ ان کا مقصد صرف وہی ہے جو انہیں نقل نصاریٰ کے حرص وشوق نے سکھایا یعنی فیشن اور تزئین یا ''قدامت پسندوں'' سے امتیاز اور ''تہذیب جدید'' کی بیماری پس معلوم ہوا کہ اس عموم رواج اور شمول ارتکاب سے ممانعت شرعیہ کی وجہ شرعی مرتفع نہیں ہوگئی وہ جوں کی توں قائم ہے۔

غرض یہ ظاہری اشتراک مفید جواز ہرگز نہیں ہوسکتا اس کو دلیل اباحت بنانا یقیناً غلط وخطائے عظیم ہے ورنہ پھر ایک ٹائی کیا؟ نہ جانے کفر وفسق کی کتنی چیزوں میں آئے دن احکام شرعیہ کا ارتفاع لازم آئے گا اور پھر آئندہ کہاں تک یہ سلسلہ دراز ہوتا چلا جائے گا؟ **معاذ الله رب العلمین من کیدالشیاطین.**

ثانیاً اور کفار کی مذہبی چیزوں کا ارتکاب واختیار تو بہت بڑی بات ہے ان کی دنیوی خاص طرز وضع کا ارتکاب تک ممانعت وحرمت کے لیے کافی ہوتا ہے **کمالایخفیٰ علیٰ اهل العلم وبعضهامرینقل مخدومی المجیب العلام من الفتاوی الرضویة المبارکة وغیرها.**

فتاویٰ رضویہ شریف میں اس قسم کی طرز وضع کو کہیں ''ممنوع ونا جائز وگناہ'' بتایا ہے اور کہیں ''سخت حرام اشد حرام'' لکھا ہے۔

ثالثاً اور نصاریٰ تو نصاریٰ (کہ وہ تو انجس کفار، اخبث اشرار ہیں اسلام

و مسلمین کے بدترین دشمن، سخت مخالف و بدخواہ ہیں) مسلمانان فساق و فجار کی بھی وضع قطع شرعاً سخت ناپسند و ناگوار ہے۔ اہل فسق و فجور کی طرز و وضع اپنانی درکناران کی وضع کے کپڑے موزے وغیرہ تک سینا بنانا منع ہے، کما هو معلوم۔

فساق کی وضع خاص میں ان کی موافقت و مشابہت میں شریعت مقدسہ نے کیسی ناگواری ظاہر فرمائی ہے کتنی تشدید و تغلیظ سے کام لیا ہے اور کتنے سخت اشد الفاظ و انداز میں حکم ممانعت و اجتناب وارد ہے معمولی پڑھے لکھے مسلمانوں پر بھی پوشیدہ نہیں چہ جائیکہ علمائے کرام پر حتیٰ جعل بعض الصور من التشابه بالکفار کفراً و بالفساق حراماً و موجب لعنة و عذاب.

شرع مطہر کو ہرگز گوارہ نہیں ہے کہ اس کے ماننے والے پر غیر کا ذرا سا بھی رنگ چڑھے، دوست پر دشمن کی چھاپ لگے اور اس کی امتیازی شان میں فرق آئے کیا نہیں سنا کہ اس نے تو مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ کہو:

"صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّ نَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ. یعنی ہم نے تو اللہ کی رینی لی اور اللہ کی رینی سے اچھی کس کی رینی ہو سکتی ہے، ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں، اسی کو اپنا معبود جانتے مانتے ہیں یعنی ہر حال میں ہر کام میں ہم کو اسی کی اطاعت و خوشنودی ملحوظ و مطلوب ہے" [سورۂ بقرہ ۱۳۸]

بالجمله صح مابین فاحسن بیانه بزین البراهین فی هذا الشنیع المسئول عنه (شد رباط الرقبة) المجیب العلام المفتی العظیم المقام من اعلم علماء بلا د الاسلام فی العصر، الفاضل الازهری البریلوی دام فیضه، من حکم المنع والحرمة وتفسیق المرتکب ووجوب التوبة والاحتراز من الارتکاب والرجوع والانکار من القول بالجواز.

واقول انی رأیت وجة هذا الحکم من التحریم والتفسیق لزوم الموافقة بوضع النصاریٰ ثم بصنع الفساق. لاالتزاما نشبه بوضعهم

الکفری ولا قصد المشابهة ولا الرضا بعقید تهم الکفرية الخبيثة لعدم تحققه من عامة المرتكبين المسلمين (ومعلوم ان نسبة ذنب (فضلاعن مثل هذاالشنيع الكفرى) الىٰ مسلم لم تجز اصلاحتىٰ تحقق وتثبت شرعاً) والا ليجبنّ ان يحكم فوق هذاالحكم كما هو الاصل. وفى مثل هذااللزوم لم يثبت الاحكم المنع والحرمة والفسق لاالكفر والتكفير كما افادوا فى الفتاوى الرضوية وغيرها.

ثم اقول وهذاالقدر (من حكم الحرمة ووجوب العذر) هو مااستفيد من معاملة سيدنا المرشدالكامل العالم الربانى المفتى الاعظم فى الهند عليه الرحمة مع هؤلاءِ المرتكبين المسلمين كما وقف المشاهدون الذين منهم بحمدهٖ تعالىٰ كثيرون بيننا موجودون ولم تستفدا اصلا زيادة علىٰ هذاالقدرمن قولهٖ ولا عملهٖ ولا تلمهٖ ولقد رأيناه غير مرة يغضب غضبا شديداً ويتشددو يتغلّظ على المرتكبين ثم اكتفى علىٰ فك هذا الرباط الشنيع فقط. ومعلوم للمشاهدين انه رحمه الله تعالىٰ لم يأمرهم قط بتجديد الايمان والنكاح واعادة حجة الاسلام وجوباو كيف يامرهم بهٖ زدهو فقيه عظيم واقف باهل الزمان) وفى هذاالوضع شئ من الالتباس بغيرالكفر واشتباه فى تعيين حيثيتهٖ شرعاًوبناءً على المستفادالمذكور أتجرأ علىٰ ان اقول بان لايسوغ لنااليوم (بعد المفتى الاعظم عليه الرحمة ان نجرى علىٰ زيادة على الحرمة والفسق ونجعل هذاالحرام كفراً صريحاً ومرتكبهٗ كافراً لما فيه من حرج شديد مديدلايخفىٰ علىٰ مشاهدالعصر بعيد النظيرهذا عندى واعلم عند الله العظيم.

اور معلوم ہو کہ جب ٹائی کا باندھنا حرام ہے تو اس کا خرید نا بیچنا بنانا بنوانا

بھی حرام ہے اس سے بھی اجتناب لازم واللہ تعالیٰ اعلم

رقمہ: محمد صالح القادری البریلوی غفرلہٗ

من خدام التدریس و الافتاء بالجامعۃ الرضویۃ

منظر اسلام فی بریلی الشریفہ

۲۷ر جمادی الآخر ۱۴۱۲ھ

خواجہ علم وفن حضرت علامہ خواجہ مظفر حسین رضوی مدظلہ چرہ محمد پور

صح الجواب غوث العالم سیدنا سرکار حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ و الرضوان کو بار بار دیکھا کہ آپ جب بھی ٹائی باندھنے والوں کو دیکھتے حد درجہ ناراض ہوتے اور فرماتے کہ ”یہ عیسائیوں کا شعار ہے اور یہ قرآن کا رد ہے“ اس لئے اس سے ہر مسلم کو اجتناب لازمی ہے اور پھر اپنے سامنے ہی اس کو اتروا دیتے اور ان سے توبہ لے لیتے، اس لئے جانشین مفتی اعظم کا فتویٰ حق اور موافق شرع ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ خواجہ مظفر حسین غفرلہ

حضرت علامہ سید محمد عارف رضوی سابق شیخ الحدیث منظر اسلام

حضور فقیہ اعظم رہنمائے شریعت وطریقت جانشین مفتی اعظم ہند حضرت علامہ شاہ الحاج ازہری میاں صاحب قبلہ نے ٹائی کی اصل پر بہترین تحقیق فرما کر اس پر جو محققانہ حکم شرعی صادر فرمایا، اس میں کسے کلام ہوسکتا ہے مجھے حضرت کے اس حکم شرعی سے اتفاق ہے۔ نہایت ہی واضح اور مکمل ثبوت کے ساتھ آپ نے اس حق کو ظاہر فرما کر مسلمانوں پر احسان فرمایا ہے فقط۔

سید محمد عارف رضوی

شیخ الحدیث دار العلوم منظر اسلام، بریلی شریف

حضرت علامہ بہاء المصطفیٰ قادری رضوی اعظمی منظر اسلام

حضرت علامہ مفتی آفاق مولانا اختر رضا خاں صاحب قبلہ کا ٹائی کے بارے

میں جواب دلائل کی روشنی میں صحیح و درست ہے اور اس کے حرام ہونے میں تو کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ مولیٰ تعالیٰ مسلمانوں کو کفار و نصاریٰ کی وضع سے محفوظ رکھے آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والثناء واللہ تعالیٰ اعلم

بہاء المصطفےٰ قادری

خادم الطلبہ دار العلوم منظر اسلام، بریلی شریف

حضرت علامہ سید شاہد علی رضوی الجامعۃ اسلامیہ رام پور

صح الجواب فی الواقع فقیہ اسلام، تاج الشریعہ، جانشین حضور مفتی اعظم حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد اختر رضا خاں صاحب قبلہ ازہری دامت برکاتہم العالیہ قدسیہ ومتع اللہ المسلمین بطول بقائہ کا جواب ٹائی کے بارے میں حق وصواب ہے اور یہی فتویٰ سید الکریم سندی ذخری امام الفقہا قطب عالم حضور مفتی اعظم قدس سرہٗ العزیز کا بھی مسموع ہے، اس لئے ہر مسلم کو ٹائی کے استعمال سے اجتناب لازم ہے واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر نوری سید شاہد علی رضوی غفرلہٗ

خادم نوری دار الافتاء الجامعۃ الاسلامیہ، گنج قدیم رامپور

حضرت علامہ مفتی مطیع الرحمٰن صاحب مظفر پوری مدظلہ

فقیر نے مسئلہ ٹائی کی یہ تحقیق انیق اس سے پہلے کہیں نہ پائی، حضرت مجیب زید مجدہٗ نے اس بارے میں جو دریافت فرمائی ہے یقیناً یہ ان ہی کا حصہ ہے، کس قدر تعجب ہے کہ وہ ٹائی جو انگریزوں میں حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو سولی دیئے جانے کی یادگار ہو، جسے وہ دنیا میں باعث برکت اور آخرت میں ذریعۂ نجات جانیں کہ مردہ تک کے گلے میں باندھیں، مسلمان بھی اپنے گلے میں اس کا پھندا ڈال کر خدا اور رسول جل جلالہٗ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناراضگی مول لیں، فقہا نے

فساق کی وضع کے کپڑے، موزے سینے سے ممانعت فرمائی حیث قالوا الاسکاف اوالخیاط اذااستو جر علی خیاطة شئ من زي الفساق ویعطی له فی ذلک کثیرا جولا یستجب له ان یعجل لانه اعانة علی المعصیة.

مسلمانوں کو بدمذہبوں کی وضع ولباس سے احتراز اور اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی کا پٹہ ڈالنا ہی باعث فخر ونجات اخروی ہے، حضرت ممدوح کا جواب حق ہے، فالجواب صحیح و جواب والمجیب نجیح ومثاب واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ محمد مطیع الرحمن رضوی غفرلہٗ
جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

حضرت علامہ محمد غفران صدیقی جامعہ رضویہ نیویارک امریکہ

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم علیہ التحیة والتسلیم

فقیر حقیر غفرلہٗ آج آستانہ عالیہ رضویہ حاضر ہوا تو حضور جانشین سرکار مفتی اعظم رضوان اللہ تعالیٰ علیہ سرکار مفتی اعظم اہل سنت حضرت علامہ ازہری میاں صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی قدم بوسی بھی نصیب ہوئی، سرکار مدظلہٗ العالیہ نے فتویٰ ٹائی کے متعلق عطا فرمایا حقیقت یہ ہے کہ حضرت نے GROLIER ENCYLPEDIA کی اصل فوٹو اسٹیٹ کاپی دے کر اہل اسلام پر حجت قائم کردی ہے اور پھر شرعی حیثیت سے جو حکم فرمایا ہے وہ آپ کا ہی حصہ ہے۔ مولیٰ کریم اہل اسلام کو اپنا ظاہر اور باطن اپنی سرکاروں کی طرح بنانے کی توفیق وہمت عطا فرمادے آمین بجاہ نبیہ الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فقیر قادری رضوی محمد غفران صدیقی غفرلہٗ
خادم دار العلوم جامعہ رضویہ، نیویارک امریکہ

فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین مرکز تربیت اوجھاگنج

باسمہٖ تعالیٰ

الصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ

فقیہ الاسلام المفتی العلام حضرت ازہری میاں صاحب قبلہ زیدت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مزاج گرامی بخیر باد!

آپ کا رسالہ ''ٹائی کا مسئلہ'' ہم نے بالاستیعاب مطالعہ کیا بے شک ٹائی نصاریٰ کا مذہبی شعار ہے اور آیت کریمہ ''وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ'' کا عملی جامہ رد ہے اور ہر وہ فعل جو کافروں کا مذہبی شعار ہو وہ ہمیشہ کفر ہی رہے گا، جیسے کہ غیار وزنار کا استعمال علامہ قاضی ناصر الدین بیضاوی نے فرمایا:

''لبس الغیار وشد زنار ونحو هما کفر لانها تدل علی التکذیب .
تو جس طرح تکذیب پر دلالت کرنے کے سبب غیار وزنار کا استعمال کفر ہے اسی طرح قرآن کی تکذیب پر دلالت کرنے کے سبب ٹائی باندھنا بھی کفر ہے'' [تفسیر بیضاوی، ص۲۳]

رہا وہ فعل جو کافروں کا قومی شعار ہو، جیسے نصاریٰ کا پتلون اور ہندوؤں کی دھوتی تو وہ حرام یا ممنوع ہے بہر حال ٹائی کے بارے میں آپ کا جواب صحیح ودرست ہے فقط والسلام

جلال الدین احمد امجدی

صدر مفتی دار الافتاء فیض الرسول براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر

۱۹ر ذی القعدہ ۱۴۱۳ھ

حضرت علامہ محمد مشاہد رضا خان حشمتی خانقاہ حشمتیہ پیلی بھیت

۹۲/۸۶/۷ رفقیر حقیر نے کتاب بنام ''ٹائی کا مسئلہ'' بغور وخوض مطالعہ کیا

اپنے دلائل کے لحاظ سے وہ فتویٰ کسی کی تصدیق کا محتاج نہیں ہے پھر بھی امتثال امر کے لئے فقیر تصدیق کرتا ہے۔ **لقد صح الجواب بالدلائل والبراھین القاطعة والبینه واللّٰہ تعالیٰ اعلم**

فقیر حقیر محمد مشاہد رضا خاں حشمتی غفرلہٗ
سجادہ نشین آستانہ عالیہ حشمتیہ محلہ بھورے خاں پیلی بھیت

حضرت علامہ مفتی عاشق الرحمٰن حبیبی مدظلہ صدر جامعہ حبیبیہ الہ آباد

نبیرۂ حجۃ الاسلام جانشین مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری دامت برکاتہم العالیہ کا ارشاد کہ:

''مروجہ ٹائی کو دیکھئے تو صاف ظاہر ہوگا کہ یہ پھانسی کے تختہ کے مشابہ ہے'' بلاشبہ حق ہے، عیسائیوں کی اصطلاح میں ''مسیح کی صلیب یعنی پھانسی کا تختہ'' کہنے سے ''حضرت عیسیٰ مسیح کے پھانسی یا سولی پر چڑھائے جانے کی تصدیق کے نجات کا دارومدار ہونے کا عقیدہ'' مراد ہوتا ہے۔

میتھیو ہنری کی Commentary on the whole Bible کے تکملہ میں گلاتیوں کو لکھے ہوئے پاؤل کے خط (چیپٹر ۵ ، ورس ۱۰) کی شرح کرتے ہوئے Jashua Bayes نے لکھا ہے:

"He informs us that the Preaching of the Cross of Christ (or the doctrine of justification and saluation only by faith in christ crucified) was to the Jews a Stumbling - block."

یعنی پاؤل ہمیں اس بات کی اطلاع دیتا ہے کہ صلیب مسیح (یا مسیح کے سولی پر چڑھا جائے جانے کی تصدیق ہی کی حقانیت اور نجات کا دارو مدار ہونے کے عقیدہ) کی تبلیغ یہودیوں کے لیے سنگ لغزش تھی۔

صلیب (عیسائیوں کے نزدیک) وفات مسیح کی علامت ہے۔

The Pocket Encyclopedia میں صفحہ ۳۳۹/ پر Cross کے معنی کے تحت ہے:

"Symbol of Christ's death. یعنی وفات مسیح کی علامت حضرت مسیح کی وفات اور آپ کے قبر سے نکل جانے کا اعتقاد عیسائیوں کے مذہب میں بہت ضروری ہے۔

میتھیو ہنری کی Commentary on the whole Bible کے تکملہ میں تھسلنیکیوں کو لکھے ہوئے پاؤل کے پہلے خط (چیپٹر ۴/ورس ۱۴) کی شرح کرتے ہوئے Daniel Mayo نے لکھا ہے:

"The death and resurrection of Christ are fundamental articles of the Christian religion." یعنی مسیح کی وفات اور ان کے قبر سے اٹھنے کے عقائد عیسائی مذہب کے بنیادی عقائد ہیں۔

لیکن قرآن حکیم فرماتا ہے:

''وَمَاقَتَلُوْهُ وَمَاصَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَمَاقَتَلُوْهُ يَقِيْنًا یعنی یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہ کیا نہ انھیں سولی پر چڑھایا بلکہ ان کے لیے ان کی شبیہ کا دوسرا بنادیا گیا اور یقیناً یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہ کیا'' [پارہ۶/سورۂ نسا،آیت۱۵۶]

ایسی صورت میں کنٹھ لنگوٹ یعنی ٹائی کا استعمال ارشاد الٰہی کی مخالفت اور عقیدۂ نصاریٰ کی موافقت کو ظاہر کرتا ہے۔ حضرت نبیرۂ حجۃ الاسلام نے حضرت علامہ عبدالغنی نابلسی قدس سرہ کے اس قول کو بھی نقل فرمایا ہے:

''لبس زي الافرنج كفر على الصحيح. یعنی صحیح مذہب یہ ہے کہ فرنگیوں کی وضع پہننا کفر ہے'' [حدیقہ ندیہ،۲/۲۳۰]

بے شک ''ٹائی'' کا استعمال حرام ہے اور عند الفقہاء کفر ہے۔ بندہ حضرت

نبیرۂ حجۃ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کے رسالہ "ٹائی کا مسئلہ" کی تصدیق کرتا ہے
واللہ تعالیٰ اعلم

الفقیر عاشق الرحمٰن عفی عنہ
خادم صدارۃ المدرسین، جامعہ حبیبیہ الہ آباد
۱۳؍شعبان ۱۴۲۰ھ

فقیہ النفس حضرت علامہ مفتی محمد مطیع الرحمٰن صاحب مضطر پورنوی مدظلہ

بلاشبہ ٹائی نصاریٰ کا مذہبی شعار ہے۔ اس کے استعمال کے عام ہو جانے اور شعار ملحوظ نہ ہونیکی صورت میں بھی اس کا استعمال جائز نہیں وھو تعالیٰ اعلم د

فقیر محمد مطیع الرحمٰن مضطر پورنوی

حضرت علامہ عبداللہ خان عزیزی دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی

حضرت علامہ ومولانا مفتی محمد اختر رضا خانصاحب قبلہ مدظلہ العالی جانشین حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کے رسالہ مبارکہ مسماۃ "ٹائی کا مسئلہ" پا کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا۔ حضور مفتی اعظم ہند کے فتویٰ اور حضرت مصنف علام کے دلائل وبراہین سے احقر کو انشراح صدر حاصل ہوا کہ ٹائی کا استعمال کرنا ناجائز وحرام ہے، مسلمانوں کو اس سے قطعاً احتراز کرنا چاہئے۔

عبداللہ خاں عزیزی
خادم دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی، بستی، یوپی
۲۴؍صفر المظفر ۱۴۱۳ھ الموافق ۲۴؍اگست ۱۹۹۲ء

حضرت علامہ شبیہ القادری مہتمم غوث الوریٰ عربک کالج سیوان بہار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاج الاسلام جانشین حضور مفتی اعظم علامہ مفتی الحاج الشاہ محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری دامت برکاتہم العالیہ کا تازہ فتویٰ بنام "ٹائی کا مسئلہ" بغور پڑھا،

فتویٰ اپنے موضوع پر حرف آخر کا درجہ رکھتا ہے۔ حضرت علامہ ازہری نے کامل تحقیق وتدقیق فرمائی ہے اور قدیم وجدید کتابوں سے ثابت کیا ہے کہ ٹائی باندھنا شعار کفار ہے میں حرف حرف کی تصدیق کرتا ہوں واللہ تعالیٰ اعلم

شبیہ القادری غفرلہٗ
پرنسپل غوث الوریٰ عربی کالج سیوان

حضرت علامہ مفتی محمد مجیب اشرف مدظلہ دارالعلوم امجدیہ ناگپور

حضرت والا مرتبت جانشین حضور مفتی اعظم ہند علامہ مولانا اختر رضا صاحب قبلہ کا تحقیقی جواب ٹائی کے عدم جواز کے بارے میں نظر سے گذرا جو بلا شبہ حق و صواب اور دلائل شرعیہ سے مبرہن ہے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

محمد مجیب اشرف غفرلہٗ
دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ ناگپور

حضرت مولینا مفتی محمد فاروق بریلوی دارالافتاء منظر اسلام بریلی شریف

الجواب حق و صحیح　حضور سیدی الکریم حضرت مفتی الافاق علامہ ازہری میاں صاحب قبلہ عمت فیوضہم کا ٹائی کے بارے میں جواب نہایت حق وصحیح ہے مجھ فقیر کو حضرت کے جواب کے حرف حرف سے اتفاق ہے

فقیر قادری محمد فاروق غفرلہٗ
خادم الافتاء منظر اسلام، بریلی شریف

حضرت مولینا محمد غوث خان قادری پرتاپوری بریلوی

۹۲/۸۶/۷، اللھم ھدایۃ الحق بالصواب فقیر نے حضور تاج الاسلام جانشین مفتی اعظم دامت برکاتہم القدسیہ کا رسالہ ''ٹائی کا مسئلہ'' دیکھا جس میں شریعت اسلامیہ کے حکم کو ظاہر فرمایا ہے اور وہی حق ہے، اس پر ہر مومن کو عمل کرنا ضروری ہے اور جو اس کی مخالفت کرے وہ شریعت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا

مخالف ہے واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد غوث خاں تجتی پرتاپوری بریلوی

- الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

الفقیر سید ظہیر احمد زیدی غفرلہٗ

- الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

ارشد القادری عفی عنہ

مہتمم جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء نئی دہلی

- الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

محمد شریف الحق امجدی

- الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

جیش محمد صدیقی برکاتی

جامعہ حنفیہ غوثیہ جنک پور نیپال

- الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

غلام محمد خاں غفرلہٗ

الجامعۃ الرضویہ دار العلوم امجدیہ، گانجہ کھیت ناگپور

- الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

شاہ تراب الحق قادری

دار العلوم امجدیہ کراچی

- الجواب صحیح والمجیب نجیح واللہ تعالیٰ اعلم

محمد یامین رضوی مرادآبادی

جامعہ فاروقیہ، بنارس

الجواب صحیح والمجیب نجیح واللّٰہ تعالیٰ اعلم

محمد شوکت حسن خاں قادری رضوی نوری

گلبرگہ سوسائٹی کراچی (پاکستان)

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

محمد محمود احمد قادری غفرلہٗ جبل پوری

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

قمر الزماں اعظمی

سکریٹری جنرل ورلڈ اسلامک مشن لندن

ھذا ھو الحق بالاتباع احق، واللہ تعالیٰ اعلم

صغیر احمد رضوی جوکھن پوری

ناظم اعلیٰ الجامعۃ القادریہ، رچھا اسٹیشن ضلع بریلی شریف

لقد صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عزیز احسن رضوی

دارالعلوم غوث اعظم، پوربندر (گجرات)

صح الجواب بعون الملک الوھاب

محمد حسین الصدیقی الرضوی ابوالحقانی

دارالعلوم رضائے مصطفےٰ لوکہا مدھوبنی

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

غلام یحییٰ انجم

ہمدرد یونیورسٹی نئی دہلی

- الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

محمد منصور علی خاں قادری رضوی محبوبی

خطیب سنی بڑی مسجد، مدنپورہ، ممبئی

- قد صح الجواب واللہ اعلم بالصواب

احمد حسین البرکاتی

خادم الجامعۃ الحنفیہ الغوثیہ، جنک پور، نیپال

- الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

توکل حسین حبیبی

سنی دارالعلوم محمدیہ، ممبئی

- الجواب صحیح والمجیب نجیح واللہ تعالیٰ اعلم

محمود اختر القادری عفی عنہ

خادم الافتاء سنی دارالعلوم محمدیہ ممبئی

- الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

محمد نقی امام خاں رضوی

دارالعلوم غوث اعظم، حیدرآباد

- قد صح الجواب واللہ اعلم بالصواب

محمد انور علی رضوی

مدرس جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف

- الجواب صحیح والمجیب نجیح واللہ تعالیٰ اعلم

محمد اعجاز انجم لطیفی

مدرس جامعہ منظر اسلام بریلی شریف

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

محمد شمشاد حسین رضوی

صدر المدرسین مدرسہ شمس العلوم، بدایوں شریف

ھذا حکم العالم المطاع وما علینا الا الاتباع

محمد عزیز الرحمن منانی

جامعہ قادریہ، رچھا بریلی شریف

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

محمد علی قاضی

صدر تنظیم علمائے اہلسنت سید فتح شاہ مسجد، ہبلی، کرناٹک

الجواب صحیح والمجیب نجیح

ولی محمد رضوی عفی عنہ
بانسی، ضلع ناگپور

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

محمد انیس القادری

دار العلوم ضیاء الاسلام ہوڑہ

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

نسیم احمد اشرفی

حیدر آباد

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

محمد بشیر القادری غفرلہ

دار العلوم ام المؤمنین حضرت عائشہ، گریڈیہہ

فتویٰ مبارکہ

حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ العزیز

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ ذیل میں کہ

زید ایک شخص سنی مسلمان ہے جو ٹائی باندھتا ہے، جس کے چار بھائی بھی ٹائی لگاتے ہیں، جو برسر روزگار ہیں، اس کے بھائی بھی برسر روزگار ہیں، زید کی شادی ہوئی ہے، وہ اس وقت ٹائی نہیں باندھتا ہے، لیکن اس کے بھائیوں کے ٹائی لگی ہوتی ہے اور ایک عالم دین جو کہتے ہیں کہ ٹائی باندھنا کفر ہے، زید کی شادی میں شرکت کرتے ہیں، کھانا وغیرہ بھی کھاتے ہیں اور اس نے زید کا نکاح بھی پڑھایا جبکہ اس کے چاروں بھائی ٹائی باندھ کر نکاح میں شریک ہوئے تھے۔

اب زید کے یہاں کا کھانا کھانا حرام ہے یا نہیں؟ اور اس عالم دین نے یہ جانتے ہوئے کہ ٹائی باندھنا کفر ہے نکاح پڑھایا اور شادی میں شرکت کی اور کھانا وغیرہ بھی کھایا، شریعت کی رو سے اس عالم پر کیا حکم ہے؟۔

المستفتی: افتخار میاں محلہ کھیر خان پیلی بھیت
ٹریننگ آئی ٹی آئی، بریلی شریف
۲۰ رجب المرجب ۱۳۸۶ھ

الجواب: ٨٦ ء/ ٹائی لگانا اشد حرام ہے، وہ شعار کفارِ بد انجام ہے۔ نہایت بد کام ہے، وہ کھلا ردِ فرمانِ خداوندِ ذوالجلال والاکرام ہے۔ ٹائی نصاریٰ کے یہاں ان کے عقیدۂ باطلہ میں یادگار ہے حضرت سیدنا مسیح علیہ الصلاۃ والسلام کے سولی دیئے جانے اور سارے نصاریٰ کا فدیہ ہو جانے کی۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

ہر نصرانی یوں ٹائی اپنے گلے میں ڈالے رہتا ہے، ہر ٹوپ میں ✝ نشان

صلیب رکھتا ہے جسے کراس مارک کہتا ہے، ٹائی کی طرح کراس مارک بھی ردِ قرآن ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ کہ قرآن فرماتا ہے:

''وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ. یہود نے نہ مسیح کو قتل کیا نہ سولی دی'' [النساء ۱۵۶]

صلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیہ وعلیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آل سیدنا ومولانا محمد وصحبہ وبارک وسلم۔ مگر جہاں اس حقیقت سے ناواقف ہیں، وہ اسے محض ایک وضع جانتے ہیں۔ اس لئے انہیں اس کے لگانے سے کافر ناواقف کہا جائے گا۔ کفریت قول یا فعل اور بات پر ہے اور مرتکب کو کافر ٹھہرانا اور ٹائی باندھنے والا، ہیٹ لگانے والا اور فاسق معلن ظالمین میں ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

''وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ
یعنی اور جو کہیں تجھے شیطان بھلادے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ''
[پارہ ۷، سورۂ انعام، آیت ۶۸]

عارف باللہ احمد جیون استاد سلطان عالمگیر رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ ''تفسیرات احمدیہ'' میں فرماتے ہیں:

''وان "الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ" یعم المبتدع والفاسق والکافر یعنی قوم ظالمین مبتدع، فاسق اور کافر سب کو شامل ہے''
[ص ۲۵۵]

جس کے ساتھ بیٹھنا ممنوع، ان کے ساتھ مواکلت مشاربت، بری مجالست سے اور زیادہ ممنوع، علماء پر اور زیادہ بچنا لازم واللہ تعالیٰ اعلم

[ماخوذ از ''فتاویٰ مصطفویہ'' ص ۵۲۶]